شبنم

روشؔ صدیقی

پہلی بات

آپ جماعت پنجم میں عملِ تبخیر اور عملِ تکثیف کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ سورج کی گرمی سے سمندروں اور دریاؤں کا پانی بخارات بن کر اُڑتا ہے، اوپر جا کر سرد ہوتا اور بادلوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ بادل بارش کی شکل میں زمین پر آتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ سردی کے موسم میں بخارات تکثیف کی وجہ سے کن چیزوں میں تبدیل ہوتے ہیں۔ کہر ہمیں کس وقت دِکھائی دیتی ہے، شبنم ہمیں کہاں نظر آتی ہے۔ باغ میں پھولوں اور پتوں پر شبنم کے قطرے خوبصورت نظارہ پیش کرتے ہیں۔ شبنم کی اس خوبصورتی کو شاعر نے اپنی اس نظم میں مختلف چیزوں کی مثال سے بیان کیا ہے۔

جان پہچان

روشؔ صدیقی ۱۰؍جولائی ۱۹۱۱ء کو جوالا پور (ضلع سہارنپور) میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصلی نام شاہد عزیز صدیقی تھا۔ روشؔ صدیقی کی اُردو، فارسی اور عربی کی تعلیم گھر پر ہوئی۔ انھوں نے ہندی، سنسکرت اور انگریزی سے بھی واقفیت حاصل کی۔ روشؔ صدیقی سات سال کی عمر سے شاعری کرنے لگے تھے۔ انھوں نے غزلوں کے علاوہ نظمیں بھی کہی ہیں۔ ان کا انتقال ۲۲؍جنوری ۱۹۷۱ء کو شاہجہاں پور میں ہوا۔

کیا یہ تارے ہیں زمیں پر جو اُتر آئے ہیں
یا وہ موتی ہیں کہ جو چاند نے برسائے ہیں
کیا وہ ہیرے ہیں جو صحرا نے پڑے پائے ہیں
فرش پر آئے نہ ہوں عرش کے ذرّات کہیں
اپنے آنسو تو نہیں بھول گئی رات کہیں

یہ کہانی بھی سنائی ہے زمیں نے اکثر
کہکشاں جاتی ہے جب پچھلے پہر اپنے گھر
پھینکتی جاتی ہے ہنستے ہوئے لاکھوں گوہر
اور ہر صبح کو یہ کھیل رچا جاتا ہے
ان کو خورشید کی پلکوں سے چُنا جاتا ہے

جس طرح باغ کے پھوُلوں کو چمن پیارا ہے
بَن میں کِھلتی ہیں جو کلیاں، انھیں بَن پیارا ہے
یوں ہی شبنم کو بھی اپنا ہی وطن پیارا ہے
کہکشاں روز بلاکر اسے بہکاتی ہے
پر یہ دامن میں زمیں ہی کے سکوں پاتی ہے

خلاصۂ کلام

سردیوں کی صبح پھولوں اور پتوں پر شبنم کے قطرے خوشنما دِکھائی دیتے ہیں۔ ان قطروں پر جب سورج کی کرنیں پڑتی ہیں تو ان کا حسن دو بالا ہو جاتا ہے۔ ان قطروں کو شاعر نے تارے، موتی اور ہیرے کہا ہے۔ شبنم پانی کے ان بخارات سے بنتی ہے جو ہوا میں پائے جاتے ہیں۔ سردی سے یہ بخارات قطروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ شاعر محسوس کرتا ہے کہ یہ قطرے شبنم کے نہیں بلکہ زمین پر تارے اُتر آئے ہیں یا چاند نے موتی برسائے ہیں۔ صحرا میں جب ریت پر سورج کی روشنی پڑتی ہے تو ریت کے ذرّات ہیروں کی طرح چمکتے ہیں۔ اس لیے شاعر نے شبنم کو صحرا میں بکھرے ہوئے ہیرے کہا ہے۔ شبنم رات میں گرتی ہے اس لیے شاعر اسے رات کے آنسو کہتا ہے۔

زمین اکثر یہ کہانی سناتی ہے کہ رات کے آخری حصے میں کہکشاں لاکھوں گوہر بکھیرتی جاتی ہے جو صبح سورج کی گرمی سے اُڑ جاتے ہیں۔ جس طرح پھولوں کو چمن اور جنگل کی کلیوں کو جنگل پیارا ہوتا ہے اسی طرح شبنم کو بھی زمین پیاری ہے جو کہ اس کا وطن ہے، اس لیے وہ زمین کے دامن میں ہی سکون پاتی ہے۔

معنی و اشارات

کھیل رچا جانا – کھیل کھیلا جانا

ان کو خورشید کی پلکوں سے چنا جاتا ہے – پلکوں سے چننا سے مراد کسی نازک چیز کو چننا، بڑی احتیاط سے اُٹھانا ہے۔ شاعر نے سورج کی کرنوں کو پلکیں کہا ہے۔

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ شاعر کا اصلی نام کیا تھا؟

۲۔ شاعر جن زبانوں سے واقف تھے ان کے نام لکھیے۔

۳۔ شاعر شبنم کو کیا کہہ رہا ہے؟

۴۔ شبنم کو رات کے آنسو کیوں کہا گیا ہے؟

۵۔ زمین نے شبنم کے بارے میں کیا کہانی سنائی؟

۶۔ کہکشاں کے لاکھوں گوہر چھینکنے سے کیا مراد ہے؟

۷۔ شبنم کے علاوہ اور کس کو اپنا وطن پیارا ہے؟

۸۔ شبنم کو سکون کہاں ملتا ہے؟

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

شبنم　　صحرا　　کہکشاں　　خورشید　　ذرّات

لفظوں کا کھیل

ذیل میں دیے ہوئے الفاظ پڑھیے۔ غیر متعلقہ لفظ کے گرد دائرہ بنائیے:

۱۔ ہیرے　　موتی　　خورشید　　گوہر

۲۔ باغ صحرا چٹان ریگستان

۳۔ ندی نالہ پہاڑ دریا

۴۔ سورج چاند چاندنی تارے

ترتیب دیجیے

✍ ذیل کے الفاظ کو حروفِ تہجی کے مطابق لکھیے :

تارے ، موتی ، زمین ، چاند ، ہیرے ، صحرا ، بات ، رات ، کہانی ، پلکیں ، گھر ، باغ ، لاکھوں ، دامن ، سکون

✍ ذیل میں دیے ہوئے بیانات سے ملتے جلتے مفہوم والے مصرعے لکھیے :

۱۔ رات کہیں اپنے آنسو تو نہیں بھول گئی ہے۔

۲۔ ہر صبح سورج نکلنے پر شبنم غائب ہو جاتی ہے۔

۳۔ کہکشاں شبنم کو بہکاتی ہے۔

✍ ذیل کی چیزیں کہاں پائی جاتی ہیں :

موتی ، ہیرے ، تارے ، کہکشاں ، آنسو ، پھول

غور کر کے بتائیے

۱۔ گرمی اور برسات کے موسم میں ہمیں شبنم کیوں نظر نہیں آتی ؟

۲۔ برسات کے موسم میں کبھی کبھی آسمان پر ہمیں کیا نظر آتا ہے؟

نظم خوانی

اس نظم کو دوستوں کے ساتھ مل کر ترنم سے پڑھیے۔

تلاش و جستجو

قدرتی منظر پر ایک نظم تلاش کر کے لکھیے۔

سیر بین

سردی کے دنوں میں صبح سویرے باغ میں جا کر شبنم کا مشاہدہ کیجیے۔

سرگرمی/منصوبہ :

دوسری جماعت میں آپ 'شہزادی کی ضد' کہانی پڑھ چکے ہیں۔ غور کر کے بتائیے کہ شہزادی کے ہاتھ لگاتے ہی شبنم کے قطرے کیوں بہہ جاتے تھے؟

ACRI3N